اللہ تعالے کے رسول ۔ کون ، کیسے یا کیا ۔ ہوتے ہیں ؟

اللہ تعالے کے ساتھ براہِ راست مکالمہ اور مکاشفہ

کئی دِن پہلے سے میں اللہ تعالے سے دعائیں کر رھا تھا ۔ کہ اللہ تعالے جی! مجھے بتلادیں کے آپ کے [رسول] کون ہوتے ہیں؟ آپ کے اِس لفظ 'رسول' کا کیا معنی یا مطلب ھے ؟ اور مختلف انداز سے لفظ 'رسول' کے معنی یا مطلب اللہ تعالے سے پوچھتا رہا ۔ میری توقعات کے بر خلاف ۔ کئی دِن تک میرے مالک کی طرف سے مجھے کوئی جواب وصول نہیں ہوا۔ بالآخر۔ مورخہ ۲۶ / دسمبر ۲۰۱۱ ۔ والے دِن، صبح کی نماز کے دوران۔ اللہ تعالے کے ساتھ گفتگو کا یہ مبارک موقع، نصیب ہو گیا۔ ..... سبحان ربی الاعلیٰ..... سبحان ربی الاعلیٰ۔

دورانِ نماز۔ میں اپنے آپ کو اللہ تعالے کے سامنے کھڑا ہوا تصور کر کے۔ اللہ تعالے سے بعض باتیں (اپنے حالات) بیان کر رھا تھا۔ اُسی دوران التجاء کے انداز میں۔ یہ شکوہ بھی کر دیا کہ اللہ تعالے جی! میں اتنے دنوں سے۔ پوچھ رھا ہوں کہ (رسول کیا ہوتا ھے) مگر پتہ نہیں کیا بات ھے؟ آپ نے اِس بات کا۔ ابھی تک جواب نہیں دیا۔ ساتھ ہی اپنے دِل میں سوچنے لگا۔ کہ کہیں۔ میں بھی۔ اُن لوگوں میں تو شامل نہیں ہو گیا ۔ جن لوگوں کیلئے۔ اللہ تعالے فرما چکے ہیں کہ ایسے لوگوں کی دعاؤں کا جواب نہیں دیا جائے گا۔ پھر یہ تشویش بہت زیادہ تکلیف دینے لگی۔ تب ایسے محسوس ہونے لگا کہ جیسے میں سچ مچ ہی۔ اللہ تعالے کے سامنے ہوں۔ اور اللہ تعالے میری تشویش کے جواب میں مجھے بتلا رھے ہیں کہ:

چونکہ تمہارے نفس کو یہ پتہ تھا کہ تمہیں تو علم ہے کہ 'رسول' کا معنی ﴿بھیجا ہوا۔ یا۔ جِس کو بھیجا گیا ہو﴾ ہوتا ھے ؟ اِس لئے تمہیں جواب دکھائی (سُنائی) نہیں دیتا رھا۔ تب میرے دِل میں خیال آیا کہ! میرا مطلب تھا کہ 'اللہ کا رسول' کیا ہوتا ھے؟ تو فی الفور۔ خود میرے ہی دِل نے جواب دیا ۔ کہ 'اللہ کا بھیجا ہوا' ۔ اور یہ بھی صاف لگا کہ اللہ تعالے بھی نے یہ بات سُن لی ھے ۔ مجھے اپنی الجھن اور ندامت کا شدید احساس ھوا ۔ کیونکہ میں اللہ تعالے سے وُہ سوال پوچھتا رھا۔ جِس کے متعلق میرے دِل میں تھا کہ مجھے اِس بات کا مطلب پتہ ھے ۔ پہلے اپنے دِل کو۔ اُس علم ھونے کے خیال سے خالی (پاک) کرنا تھا۔ اُس ندامت اور اضطراب کی حالت میں۔ میرے منہ سے یہ فریاد نکل گئی !!! کہ اللہ تعالے جی! آپ میرے دِل کے اندر دیکھ سکتے ہیں۔ بس! مجھے سمجھ نہیں آرہا کہ میں کیسے پوچھوں؟ آپ کے رسولوں کے متعلق کُچھ اور باتیں جاننا چاہتا ہوں ۔ میرے پیارے اللہ جی! بس کہنا نہیں آرھا۔ آپ کو تو پتہ ھے کہ مجھے دراصل کیا پوچھنا ھے ؟ اور کیا سوال کرنا چاہیئے ؟ ... اللہ جی ! یہ بھی خود ہی سکھلا دیں کہ میں کیسے اور کیا پوچھوں ؟....

اللہ تعالے نے فرمایا: بھیجے ہون داتے تینوں پتہ سی۔ پُچھناتے اے (چاہندا) سی کہ کِتھوں..کِتھے..؟ بھیجے جاندے نیں؟ ایہہ وی پوچھ۔ کہ بھیجنا کس طرح ہو سکدا اے؟ تسیں تے ہر جگہ تے ہو۔

تشریح و ترجمہ دراصل۔ تم یہ جاننا چاہتے ہو کہ: چونکہ اللہ کے رسول کے معنی ہیں کہ ﴿اللہ کے بھیجے ہوئے﴾۔ تو اللہ تعالے جی! آپ نے اُن کو کہاں سے کہاں بھیجا ہوتا ہے؟ اور جبکہ وُہ پیدا ہی اُسی قوم میں ہوتے ہیں۔ تو پھر وُہ بھیجے ہوئے کیسے اور کیوں کہلاتے ہیں؟ کیا۔ وُہ کہیں گئے ہوئے تھے، جہاں سے اُن کو بھیجا گیا؟.. اور اگر وُہ پہلے ہی وہیں موجود تھے تو پھر اُن کو بھیجے ہوئے کیوں کہا جاتا ہے؟ اور۔ یہ بھی پوچھ لو۔ کہ اللہ جی! جبکہ آپ تو۔ بذاتِ خود ہر وقت۔ ہر جگہ پر موجود ہوتے ہیں۔ پھر۔ آپ کا کسی کو کہیں۔ بھیجنا۔ کیسے کہا جا سکتا ہے؟

جب اللہ تعالے مجھے بتلا چکے کہ مجھے کیا کیا پوچھنا تھا۔ اور میں نے دُہرایا کہ ھاں جی! میں نے یہی پوچھنا ہے کہ ..کتھوں...کتھے.. بھیجے جاتے ہیں۔ اور آپ کا کسی کو بھیجنا کیسے ہو سکتا ہے۔ جبکہ جہاں بھی وُہ جائے گا۔ آپ وہاں پر پہلے ہی موجود ہونگے؟

تو اللہ تعالے نے مجھے فرمایا کہ کہ: دیکھ لو کہ۔ کہاں پر ہو۔ صاف مطلب یہ تھا کہ۔ میں اپنے ارد گرد (اچھی طرح) دیکھ لوں کہ اِس وقت میں کِس جگہ پر ہوں۔ چنانچہ۔ میں نے اپنے ارد گرد کا جائزہ لینے کے لئے دیکھا۔ تب۔ مجھے یہ علم اور احساس ہوا تھا کہ میں جہاں کھڑا ہوں۔ وہاں خالی سیمنٹ والا فرش ہے۔ زمین سے کافی دور۔ زمین اور آسمان کے درمیان کسی جگہ پر یہ آسمانوں ہی کی قسم کے میٹیریل سے بنا ہوا۔ ایک کمرہ سا ہے۔ میں اللہ تعالے کے بالکل پاس۔ اِس کمرے میں کھڑا ہوں۔ میرے ارد گرد ہمارے دُنیاوی گھر والی کوئی بھی چیز (صوفہ، ٹی وی، قالین وغیرہ)۔ نہیں ہے۔ پھر میں نے وہیں کھڑے کھڑے یہ بھی دیکھا کہ ہمارے دُنیاوی گھر کے اندر۔ اُسی جائے نماز پر۔ میرا خالی وجود کھڑا ہے۔ مگر میں خود اپنے اُس مادی جسم کے اندر نہیں ہوں۔

اُس وقت۔ اللہ تعالے نے میرے دونوں وجودوں کے کھڑے ہونے کی جگہوں کو مجھے دِکھلاتے ہوئے۔ مجھے فرمایا کہ: ...ایتھوں...اوتھے.. ۔ جِس کا واضح مطلب یہ تھا کہ۔ اب جِس جگہ پر میرا شعوری وجود کھڑا ہے۔ اِس جگہ سے۔ اِس شعوری وجود کو۔ وہاں بھیجا جاتا ہے۔ جہاں پر میرا مادی وجود (ظاہری جسم) کھڑا ہے۔ گویا۔ ایسے انداز سے ..ایتھوں...اوتھے.. فرمایا کہ: مجھے میری آنکھوں سے دکھلا دیا کہ۔ اللہ کا رسول کیا ہوتا ہے؟۔ اور کہاں سے کہاں بھیجے جانے کی وجہ سے۔ اللہ تعالے اپنے اُن خاص بندوں کو۔ رسول (یعنی۔ بھیجے ہوئے) کہتے ہیں۔

اِس کشفی منظر کے دوران۔ میری سوچنے، سمجھنے، دیکھنے اور تدبر کرنے کی صلاحیتیں ۔عام دِنوں سے کئی گنا۔ بہتر تھیں۔ کئی سوال اور اُن سوالوں کے مدلل جواب۔ دِل سے دِل میں بلاواسطہ (آواز اور الفاظ کے واسطے کے بغیر) سوچوں کے تبادلے کے ذریعے منکشف ہو رہے تھے۔ اللہ تعالے کے ہر وقت، ہر جگہ موجود ہونے کے باوجود بھی۔ منتخب بندوں کو بھیجا ہوا (رسول) کہنے کے متعلق۔ وسیع اور پُر یقین علم بھی عطا ہوا۔ یہ بھی یقینی علم عطا ہوا کہ اللہ تعالے کے وعدے أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ کے باوجود۔ مجھے اتنے دِن تک جواب کیوں موصول نہیں ہوا تھا۔ یہ بھی ایک وسیع مضمون ھے۔ جب بھی اللہ تعالے نے توفیق عطا فرمائی۔ تو اِن مضامین کو کسی ویڈیو میں۔ یا علیحدہ آرٹیکل میں بیان کرونگا ۔ انشاءاللہ۔

اللہ تعالے نے اپنے خاص فضل کیساتھ۔ اپنے اِس عاجز بندے پر یہ انکشاف فرمایا ھے کہ۔ اللہ تعالے کے بندوں کا شعوری وجود (اصل شخصیت) جب اللہ تعالے کی معیت میں اپنے آپ کو دیکھتا ھے۔ تو اُسوقت۔ اُنکے مادی وجود کے ارد گرد کی دُنیاوی چیزیں۔ اُن کو نظر نہیں آتیں ۔تب اللہ تعالے۔ اُنکے اُس شعوری وجود کو علم اور حکمت عطا کرکے۔ جب۔ اُن کے مادی وجود (ظاہری جسم) میں بھیجتے ہیں۔ تو۔ اِس وجہ سے اللہ تعالے اُن کو اپنے بھیجے ہوئے (یعنی رسول) کہتے ہیں۔ چاھے بعد میں۔ اپنے اُن رسولوں کو اُنکے جسمانی وجود کے ساتھ بھی ۔ جہاں جہاں چاہیں بھیج دیں۔ مگر اللہ تعالے کے پاس جانا اور مادی دُنیا میں (مادی جسم میں) آنا۔ شعوری وجود کے ساتھ ہوتا ھے۔

مندرجہ ذیل ضروری نوٹ بھی اِس مضمون کا لازمی حصہ ہیں

نوٹ: 1 ہر ایک وُہ بات جو یہاں اللہ تعالے کے فرمان کے طور پر بیان کی گئی ھے۔ ہر وُہ بات اللہ تعالے نے ہی فرمائی یا دِکھلائی ھے۔ مگر جن الفاظ سے میں نے لکھا ھے وُہ سارے الفاظ اللہ تعالے کے منہ سے نکلے ہوئے نہیں ہیں۔ اللہ تعالے نے اردو اور پنجابی کو ملا کر باتیں کی تھیں، اور بہت سی باتیں لفظوں کے استعمال کے بغیر بھی کی تھیں۔ مثلاً۔ 'کتھوں کتھے' کے لہجے کے ساتھ یہ بھی فرمایا تھا کہ 'بھیجے جاتے ہیں' مگر الفاظ استعمال نہیں کئے تھے۔ نیز۔ اللہ تعالے نے (دیکھو! یا دیکھ لو!)۔ جیسے الفاظ سے۔ اُس ماحول و مقام پر توجہ کرنے کیلئے فرمایا تھا۔ بات یاد ھے مگر اِلفاظ یاد نہیں رھے۔ اللہ تعالے کے لفظوں کو کانوں سے تو نہیں سُنا۔ مگر عین ایسا ہی صاف سُنا اور سمجھا تھا۔ جیسے کانوں اور زبان سے باتیں کی جاتی ہیں۔

نوٹ : 2 اِس تمام گفتگو کے دوران۔ اللہ تعالے کے وجود اور چہرے کو نہیں دیکھا۔ مگر اچھی طرح سے علم اور احساس تھا۔ کہ میں۔ اللہ تعالے کے بالکل پاس۔ اُن کے سامنے کھڑا ہوں ۔ اللہ تعالے کے پاس ہونے کا یقینی احساس بھی ھے۔ بس نظر اوپر اُٹھا کر نہیں دیکھا۔

اِس مضمون کے متعلق ۔ ضروری نصیحت اور پیغام

Surah Ankaboot: Chapter 29 Verse 68

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكَافِرِينَ ﴿٦٨﴾

اُس سے زیادہ ظالم اور کون ہو گا؛ جو اللہ تعالے کا نام لے کر افتراء کرے۔ یا ۔ ایسا انسان کہ جب کوئی سچائی اُس تک پہنچ جائے مگر وُہ اُس سچائی کی تکذیب کر دے۔ ایسے دونوں قسم کے ۔ ظالموں یعنی کافروں کیلئے ۔ کیا جہنم ہی ٹھکانہ نہیں ہو گا؟

مندرجہ بالا آیت میں۔ دو قسم کے انسانوں کو سخت ظالم اور کافر قرار دیا گیا ھے۔ ایک وُہ جو اللہ پر افتراء کرے۔ اور دوسرے وُہ۔ جو کسی حق بات کی تکذیب کریں، جب حق بات اُن تک پہنچادی گئی ہو ۔ لہذا۔ اگر میں نے۔ اِس مضمون میں کوئی افتراء کیا ہو گا ۔ تو اللہ تعالے کی یہ آیت میرے اوپر لاگو ہو جائے گی۔ لیکن ۔ اگر میں نے ہر ممکن صداقت سے۔ یہ حق بات (مکالمہ و مکاشفہ) بیان کی ھے۔ اور پڑھنے والوں میں سے کسی نے اِس بات (مقدس واقعہ کے بیان) کی تکذیب کی۔ تو۔ پھر اللہ تعالے کی یہی آیت۔ اُس پر لاگو ہو جائے گی۔.... تقوہ کیساتھ۔ احتیاط لازم ھے۔

وضاحتِ خاص۔ اللہ تعالے نے جو ..ایتھوں...اوتھے... فرمایا تھا۔ اُس کا مطلب میرے شعوری وجود کا۔ اللہ تعالے کے پاس (کمرے) سے ہمارے گھر میں۔ اپنے مادی وجود (خول) میں جانا تھا۔ مگر۔ مجھے یہ علم تھا کہ ہر ایک رسول کے شعوری وجود کا۔ اللہ تعالے کے قرب (دربار) سے اُن کے اپنے اپنے مادی وجودوں میں جانے کی بات ھے۔ اللہ تعالے کے کمرے (دربار) کی شکل بھی ہر ایک کیلئے مختلف ہو سکتی ھے۔ اور اُن رسولوں کے مادی وجودوں کی موجودگی کی جگہیں بھی مختلف ہو سکتی ہیں۔ مطلب۔ اللہ تعالے کے پاس سے اپنے اپنے مادی وجود (ظاہری جسم) میں واپس آنا ھے۔

اللہ تعالے ہماری قوم پر رحم اور عفو فرمائیں۔ ہماری کوتاہیوں اور غلطیوں کو معاف فرمائیں۔ آمین۔
اللہ تعالے پاک دِل کے ساتھ۔ پڑھنے والوں کو ۔ صحت، سلامتی، خوشحالی اور عزت والی زندگی عطا فرمائیں ۔ آمین ۔

آپکا قومی بھائی: محمدؐ اسلم چوہدری ..... (صبغت اللہ)
آج مورخہ۔ 9 فروری، سن عیسوی 2014 ھے۔